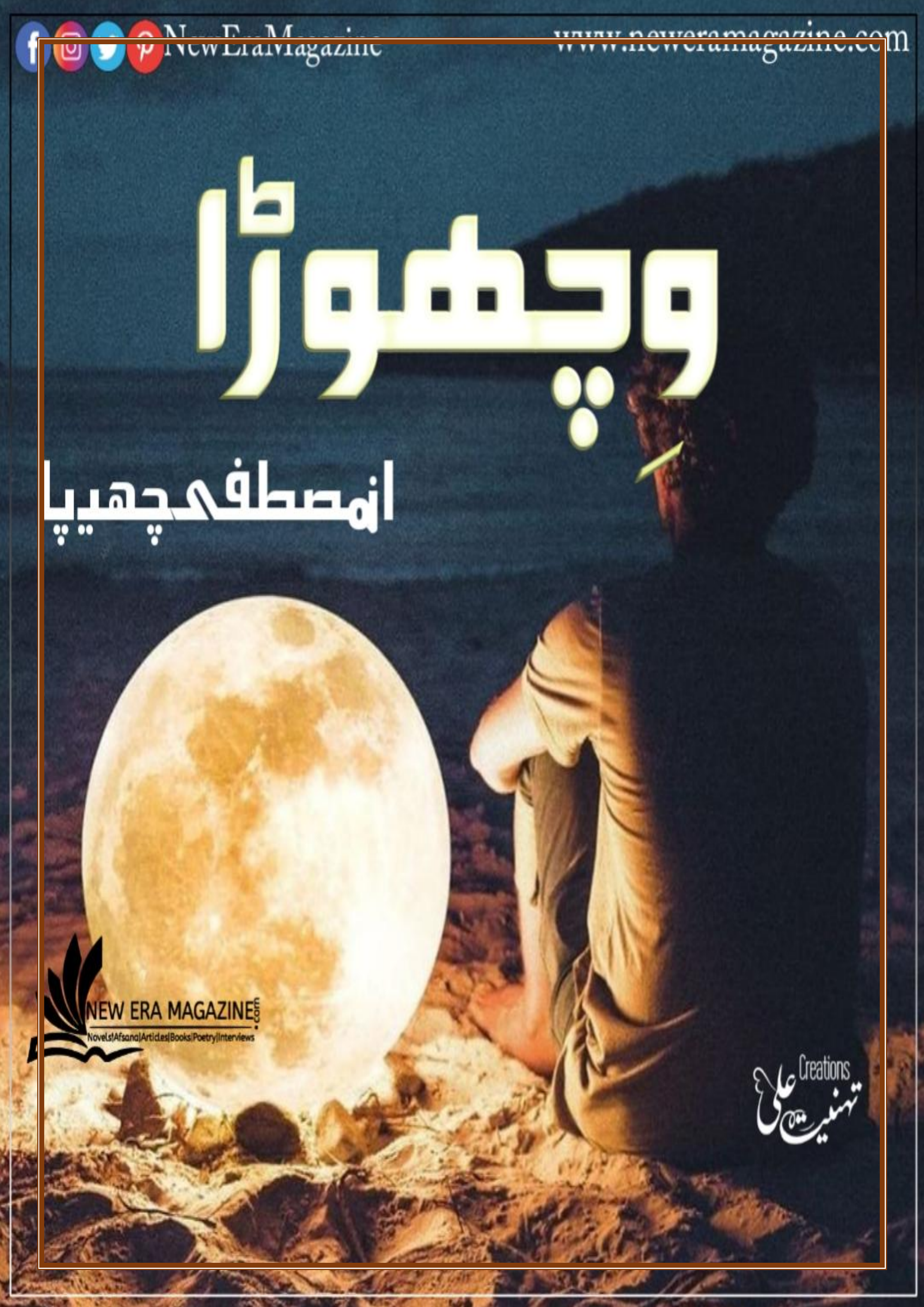

NewEraMagazine
www.neweramagazine.com
وچھوڑا
از مصطفی چھیپا
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
تہنیت علی Creations

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وِچھوڑا

از مصطفٰی چھیپا

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ ناولٹ۔ افسانہ۔ کالم۔ آرٹیکل۔ شاعری۔ پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

موسم بے حد حسین تھا۔

آسمان دھل دھل کر نکھر آیا تھا۔۔

بدلیاں ٹوٹ ٹوٹ کر آوارہ پھر رہی تھی سینۂ چرخ پر چاند ستاروں سے آنکھ مچولی کھیل رہی تھیں۔۔

کبھی سمٹ کر غائب ہوجاتیں تو دودھیا سی چاندنی ہر سُو پھیل جاتی۔۔

اور کبھی امنڈ آتی تو چاند ستاروں کو روشنی کی لپیٹ میں لے لیتی۔۔

.اک نا تمام سا ملگجا سا اُجالا دودھیا چاندنی کی جگہ لے لیتا۔۔

مناہل خلا میں تیرتی بہتی ماضی کو یادوں میں مستغرق تھی۔۔

صبح سے ہی دِل بڑا بے چین اور بوجھل سا تھا اک بے نام سی اُداسی تھی جو روح میں اُترتی جارہی تھی۔۔ وُہ تململا تھی۔۔

پیلی بتی کی تیز روشنی میں اُس کا وجود ظاہری طور سے بھی اگنی کی زد میں تھا باطن دھڑا دھڑ جل کر راکھ ہو چُکا تھا اندر اندھیرا تھا اور تباہی کے سیاہ نشانات تھے نو خیز خوابوں کی راکھ چلتی سانسوں کے دوش پر وجود میں اِدھر سے اُدھر بہہ رہی تھی۔۔

وہ تئیس سال کی لڑکی چار سال پہلے اپنی جوانی کے دنوں کی یادوں میں کھوئی ہوئی تھی وُہ دن جب وُہ دِل سے جوان تھی۔۔۔

گلی کے نکڑ پر بجلی کے کھمبے کے ساتھ کھڑے ذیشان نے پٹرول سے چلنے والے رکشے کی بے ہنگم سی آواز پر دس بارہ گھر کے فاصلے پر کھڑے رکشے سے اُترتی مناہل کو دیکھا تو چہرے پر الوہی مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔

وہ بجلی کی سی تیزی سے سیدھا ہوا تھا اور جھٹ چھوٹی کنگھی سے اپنی بکھری زُلفیں سنواری کونے پر بنے ہوئے گھر نے اُس پر سایہ فگن کیا ہوا تھا مگر وُہ اُسے گرمی کی حدت سے بچانے میں نا کام تھی۔۔جیب سے رومال نکال کر چہرے پر پھیرا اور شرٹ کے بٹن بند کرتا گلی کے اندر چلنے لگا۔۔.

مناہل اتوار بازار سے اپنی امی کے ساتھ گھر کا سودا سلف اور دیگر دوسری اشیاء لے کر آئی تھی شاپرز سنبھالتی ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں منتقل کرتی وُہ بہت بیزار سے دکھائی دیتی تھی۔۔

امّاں کیا دس بیس روپیوں کے لئے بحث کرنا دے دو مُجھ سے کھڑا نہیں ہوا جاتا گرمی میں اب۔۔

دوپٹے سے سایہ کرتی ہوئی سخت جھنجھلائی۔۔

ہاں آئی بڑی حاتم طائی کی اولاد۔۔ اے بھائی بات ڈیڑھ سو کی ہوئی تھی ایک ۔۔ روپیہ اوپر نہ دوں گی یہ لینے ہے تو لے ورنہ چلتا بن

صبیحہ نے اُسے سنا کر دوبارہ رکشے والے سے بیس روپے کے لئے مباحثہ جاری

رکھا۔۔

امّاں اسٹاپ کی بات ہوئی تھی تُم گلی میں گھر کے سامنے اُترتی ہو بیس روپے زیادہ ہوں گے۔۔

وُہ بھی اڑا رہا۔۔

ذیشان بظاہر انجان بنتا چلتا ہوا یکدم رکشے کے سامنے رکا اور اپنی خدمات پیش کرنے آگے بڑھا۔۔

خالہ لائیں سامان مجھے دے دیں میں پہنچا دوں گا گھر تک اور اِس رکشے والے سے بھی میں ہی نپٹ لوں گا۔۔

اُس نے سامان لینے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا تو مناہل نے فوراً ساری تھیلیاں اُسے دے دی اور ناز سے چلتی ہوئی گلی میں نکلی گول سیڑھیاں جو پہلی منزل کو جاتی تھی اُنہیں عبور کر گئی۔۔

اُس کے جاتے ہی صبیحہ نے ڈیڑھ سو روپے ذیشان کو تھمائیں اور خود بھی چلی گئی ذیشان نے اپنی جیب سے بیس روپے نکال کر ڈیڑھ سو روپے میں ملا کر رکشے والے کو گلی سے باہر کا راستہ دکھایا اور خود آٹے دال چاول اور لان کے سوٹوں سے بھری تھیلیاں سنبھالتا اوپر چڑھنے لگا۔۔

یہ لیں خالہ آپکا سامان اور رکشے والا بھی گیا اور میں نے آپکے بیس روپے بچا

لیے۔۔

اُس نے صحن میں ساری تھیلیاں رکھتے ہوئے کہا۔۔

شکریہ بیٹا۔۔

صبیحہ نے برقعے کا دوپٹہ شانوں پر پھیلایا۔۔

ایک گلاس پانی ملے گا خالہ۔۔

ذیشان کی نظریں مسلسل مناہل کی متلاشی تھی جو نجانے دو کمرے کے چھوٹے سے گھر میں کہاں گُم ہوگئی تھی۔۔

مناہل اے مناہل۔۔ پانی پلا ذرا بچے کو۔۔

آواز دیتی ہوئی وُہ رسوئی میں جا گُھسی۔۔

یہ لو۔۔

بے مروتی سے کہتے ہوئے مناہل نے گلاس آگے کیا۔۔

شکریہ جی۔۔

ایک مسکراہٹ اُس کی طرف اچھال کر اُس نے گلاس لے لیا۔۔

پی بھی چکو یہی رہنا ہے کیا۔۔

بیزاری عروج پر تھی۔۔

تم کہہ کر تو دیکھو رہ بھی لیں گے۔۔

ذیشان نے محبت بھرے انداز میں کہا۔۔

اتنے ہی تُم میری ہر بات ماننے والے۔۔

وُہ کاٹ کھانے والے انداز میں بولی۔۔

اچھا ناں سوری رات میں کال کروں گا اُٹھانا ضرور۔۔

ذیشان نے التجاء کی۔۔

کوئی نہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس نے گلاس چھیننے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو ہاتھ اُس کے مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں آ گیا۔۔

پلیز نا مانو۔۔

اچھا اچھا اب ہاتھ چھوڑو اور جاؤ۔۔

اُس نے جھٹ سے ہاتھ اُس کی گرفت سے آزاد کروایا۔۔

پکا کرو گی نا؟؟۔۔

وُہ مطمئن نہ ہوا۔۔۔

ہاں اب جاؤ۔۔

مناہل نے اُسے دروازے کی طرف دھکیلا۔۔

تھینک یو۔۔

وُہ خوشی کے مارے تین تین سیڑھیاں اُترتا نیچے اُتر گیا۔۔۔

ذیشان اور مناہل دونوں ایک ہی محلے میں رہتے تھے دونوں کی ایک عرصے سے ایک دوسرے سے آشنائی تھی محبت نامی منزل پر اُن دونوں نے تازہ تازہ دستک دی تھی نا ہی ذیشان کوئی حسن کا دیوتا تھا نہ ہی مناہل پری پیکر عام شکل و صورت کے دو لوگوں کی خاص کہانی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں کل چلی جاؤں گی واپس۔۔

صبیحہ نے رات کے کھانے کے لئے سبزی کاٹتے ہوئے کہا۔۔

پھر کب آؤ گی تُم۔۔

مناہل نے عام سے انداز میں پوچھا۔۔

ملیحہ کی جاپے کے بعد ہی آؤں گی اب تو میں۔۔

ٹھیک ہے اچھا میں پڑھ رہی ہوں کوئی مجھے پریشان نہ کرے۔۔

.اُس نے اپنی کتابیں سمیٹی اور دوسرے کمرے میں جاکر بند ہوگئی۔۔

صبیحہ کی مناہل کے باپ کے ساتھ دوسری شادی تھی زیادہ تر وُہ اپنے پہلے شوہر کی اولادوں کے ساتھ حیدر آباد میں ہی رہتی تھیں مہینے دو مہینے میں تین چار دن کے لیے مناہل کے پاس آجاتیں۔۔

مناہل نے دروازے کے قفل لگاتے ہی بیگ سے موبائل نکالا اور کال می کا میسج ذیشان کو کرکے چارپائی پر لیٹ گئی۔۔

تھوڑی ہی دیر میں ذیشان کی کال آ گئی۔۔

ہیلو مانو کیسی ہو؟؟

محبت بھرا سوال تھا۔۔

میں ٹھیک ہوں تُم بتاؤ بات کی تم نے اپنی ماں سے۔۔

مناہل سیدھا مدّے پر آئی۔۔

کیا ہم اِس کے علاوہ کوئی اور بات نہیں کرسکتے۔۔

نہیں۔۔

وُہ قطعیت سے بولی۔۔

یار میں نے کہا تو ہے میں بات کروں گا اتنا آسان نہیں ہے اور تُم تو جانتی ہو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امی کو بریلویوں سے کتنی نفرت ہے تُم خود ہی بتاؤ وُہ اتنی آسانی سے کیسے مانیں گی۔۔؟؟

وُہ مسلسل ایک ہی بات سے اُکتا گیا تھا۔۔

تمہیں مُجھ سے شادی کرنی ہی نہیں ہے ذیشان۔۔

صرف تُم سے ہی تو کرنی ہے جان۔۔

ذیشان نے منانا چاہا۔۔

جھوٹ۔۔

سو فیصد سچ ہے یار تمہیں ابھی بھی شک ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تُم سے کوئی بعید نہیں۔۔

مناہل نے چڑایا۔۔

کئی باتیں مستقبل کی زندگی بھر ساتھ نبھانے کے وعدے اور دھوپ میں سایہ بننے کے دعووں کے ساتھ اُن کی بات چلتی رہی رات بیتتی رہی۔۔

آخر مسئلہ ہی کیا اماں آپ جانتی ہیں مناہل کو کیا برائی کیا ہے اُس میں۔۔

ذیشان نے زہرہ بی بی سی اپنی پسند کے بارے میں جب بتایا تو وہ ہتھے سے ہی

اُکھڑ گئیں۔۔

مسئلہ تو اندھا ہوگیا ہے یا پاگل تُجھے کوئی مسئلہ ہی نہیں دکھ رہا وُہ لڑکی بریلوی ہے اہلِ سنت ہے اور ہم اہلِ تشیع میں کسی صورت بھی اُسے بہو نہیں بناؤں گی۔۔.

میں نے بھی کہہ دیا ہے میں صرف مناہل سے شادی کروں گا ورنہ خودکشی کرلوں گا۔۔

ذیشان نے دھمکی دی۔۔

جو کرنا ہے کرلے وُہ لڑکی اِس گھر میں نہیں آئے گی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُنہوں نے اُس کی دھمکی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے کہا۔۔

دیکھ لینا آپ اگر میری شادی مناہل سے نہ ہوئی تو میں کیا کروں گا۔۔.

وُہ دھمکی دیتا ہوا چلا گیا۔۔

بات نکلی تو پھر دور تک گئی ذیشان اور مناہل کی عاشقی کی داستان محلے بھر کی زبان پر عام تھی دونوں ہی گھروں سے شدید مخالفت تھی کوئی اپنی ضد چھوڑنے کو تیار نہ تھا ذیشان نے نہ صرف دھمکی دی تھی اس نے خودکشی کرنے کی کوشش بھی کی تھی اپنے ہاتھ کی نبض کاٹ کر مگر خُدا کا کرم ہوا

اُس کی جان بچ گئی مگر جنون مزید بڑھ گیا تھا زہرہ بی بی نے خاندان والوں کو بلایا بھی تھا مگر ہر طرف سے مخالفت اور شدید مذمت ہوئی۔۔۔۔

ذیشان نے گھر چھوڑ دیا تھا وہ اپنے دوست کے گھر رہ رہا تھا جو شہر میں اکیلا رہتا تھا۔۔۔

تمہیں مُجھ سے مِلنے آنا ہوگا ہم نکاح کریں گے مناہل۔۔

ذیشان چیخا تھا۔۔

مگر ذیشان۔۔

تُم مُجھ سے پیار کرتی ہو یا نہیں۔۔

اُس نے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔

ہاں کرتی ہوں مگر۔۔

مگر کیا میں ادھر اپنا گھر چھوڑ کر بیٹھا ہوں صرف تمہارے لئے اور تُم اتنا بھی نہیں کرسکتی۔۔

غصّہ نمایاں تھا۔۔

ٹھیک ہے میں آؤں گی بتاؤ کہاں آنا ہوگا۔۔

ذیشان نے ایڈریس سمجھا کر فون بند کردیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگلے کچھ ہی گھنٹوں بعد وہ اُس کے سامنے تھی۔۔

ذیشان اِس طرح اکیلے ملنا ٹھیک نہیں ہے۔۔

تُم میری ہونے والی بیوی ہو مناہل میں تمہیں جب چاہوں جہاں چاہوں جیسے چاہوں بلا سکتا ہوں۔۔

ذیشان اُس کے قریب ہوا۔۔

مناہل پیچھے کھسکی تھی۔۔

بھروسہ نہیں ہے۔۔؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چشمِ پُر خمار لیے پوچھا گیا۔۔

سر محض ہلا تھا کہ ذیشان اُس کے مزید قریب ہوا تھا۔۔

شاید جو کبھی سچی ہوا کرتی تھی محبت وُہ تھی ہی نہیں نہ اُس کا وجود تھا وُہ ایک کشش تھی جو مناہل کو کھینچ لائی تھی ایک نا محرم کے پاس تنہائی میں پھر خلوت ہو آدم و حوا ہو اور ابلیس نہ آئے کیا ممکن تھا ابلیس نے تو نبی کو بہکا دیا تھا وہ تو عام بشر تھے خلوت کے لمحوں میں کھو گئے ہر حد کو بھول کر۔۔

ہفتے گزر گئے پھر مہینہ ذیشان بھی واپس گھر آگیا مناہل اِس ہی آس میں تھی ذیشان اپنے گھر والوں کو منا لے گا اتنے وعدے جو کیے تھے اُس نے۔۔

مناہل کو اپنی گرتی حالت سے کچھ کچھ سمجھ آنے لگا تھا اور یہ خیال ہی اُسے دہلا دینے کو کافی تھا جو حقیقت تھی۔۔

ذیشان تُم نہیں سمجھ رہے ہو میرے کہنے کا مطلب۔۔

تُم نہیں سمجھ رہی ہو مانو امی بہت مشکل سے میرے ساتھ ٹھیک ہوئی ہیں ایسے میں دوبارہ یہ بات کرکے میں اُنہیں۔۔

ذیشان کے لیے مناہل اب بیزاری تھی ایک ایسا بوجھ جسے وہ زبردستی ڈھو رہا تھا جو کشش اُسے مناہل کی طرف کھینچتی تھی وُہ تو ختم ہوچکی تھی وُہ اُسکے ظاہر اور اندرون ہر چیز واقف ہوچکا تھا اور ایسی عورت مرد کے لیے راہ میں پڑے پتھر کی طرح ہوتی ہے بے وقعت غیر اہم جسے ٹھوکر نہیں ماری جاتی بلکہ اُسے پھلانگ کر پار کیا جاتا ہے۔۔

ذیشان آئی تھنک میں ایکسپیکٹ کر رہی ہوں۔۔

مناہل نے ڈرے ڈرے سے انداز میں کہا۔۔۔

کیا مناہل اگر ایسا ہے بھی تو ختم کرنا ہوگا۔۔

وُہ بوکھلا گیا تھا۔۔

تُم مُجھ سے شادی کرلو ذیشان تو کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔۔

وُہ ملتجی ہوئی۔۔

میں نہیں کرسکتا تُم سے شادی۔۔۔

کیا کہہ رہے ہو تُم۔۔

مناہل چیخی تھی بس میں ہوتا اُسے چیر دیتی۔۔

میرے گھر والے نہیں مان رہے۔۔

اُس نے کمزور سا عذر تراشا۔۔

یہ تمھیں یہاں تک اِس حد تک آنے سے پہلے سوچنا تھا۔۔

مناہل کو لگا وُہ اندھیری کھائی میں آگری ہے گھپ اندھیرا شدید ترین اندھیرا تاریکی اُس کی زندگی پر چھانے لگی تھی۔۔.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بات کہاں چھپی رہ سکتی تھی باہر آئی اور حوا کی بیٹی رُسوا ہوئی ذیشان نے کسی بھی قسم کے تعلق کو ماننے سے انکار کردیا تھا یہاں تک کہہ دیا تھا نجانے کتنے لڑکوں سنگ تعلقات ہوں گے مجھے بدنام کر رہی ہے۔۔۔

مناہل کا باپ یہ یہ عزت کا لگا تماشہ برداشت نہ کرسکا اور کمرے کی چھت سے لٹک کر جان دے دی۔۔ بس اُس ہی پل اُس ہی لمحے مناہل بھی مرگئی مناہل زید زید احمد کے ساتھ ہی مرگئی جو زندہ رہی وُہ نجانے کون بدکردار گندی غلیظ عورت تھی جسے لوگوں نے طوائف تک کہنے سے گریز نہیں کیا۔۔.

سرد ہوا کی جھونکے اُسے حال میں لے آئے قرطاسوں پر اپنے دُکھوں کی اتارتی وُہ ہچکیاں لے رہی تھی۔۔

چار سال پہلے باپ کی میت کے دوسرے ہی دن اُس کی ماں نے اُس سے ماں بننے کا حق چھینا گناہ کی نشانی کو مٹا دیا گیا وُہ اُسے ہمیشہ کے لیے اپنے ساتھ لے گئی تھیں مگر عورت کا کردار تو قبر تک ساتھ رہتا ہے یہ تو دُنیا تھی کچھ اپنوں کے بھیس میں بھی دُشمن ملے تھے۔۔.

مناہل کی شادی مہینے کے اندر اندر ہی پینتالس سالہ رنڈوے سے کر دی گئی جس کے چار بچے تھے سگی ماں کے سر سے مصیبت اُتاری تھی اور پھر پلٹ کر خبر تک نہ لی۔۔.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری غلطی محبت کرنا نہیں بھٹک جانا تھا۔۔

اُس نے بہتے آنسوؤں کو صاف کیا۔۔.

وُہ صبح سے بے چین تھی اُس نے آج ذیشان اور مسز ذیشان اور اُن کی ہیپی فیملی کو جو دیکھا تھا کتنے خوش کتنے مطمئن۔۔

مرد کو کبھی کوئی فرق نہیں پڑتا فرق صرف عورت کو پڑتا ہے اُس کی عزت پر حرف بھی اُسے مشکوک کردیتا ہے اور مرد کے کردار اور کتابیں بھی لکھ دی جائیں تو فرق نہیں۔۔.

محبت تو دن کی طرح ہوتی ہے، جس کے تین پہر محبت کا سرمایہ ہوتے ہیں ،صبح جو دیکھنے میں بہت بھلی اور خوبصور ت سی لگتی ہے، اسی صبح کی طرح محبوب کا ساتھ بھی بہت بھلا اور خوبصورت محسوس ہوتا ہے ، زندگی میں ایک عجیب سے ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے ، وہ احساس جو ہمیں ساری دنیا میں منفرد کر دے، وہ احساس کے جو ہمیں ہماری ہی نظر میں برتری کا احساس دلا دے،پر محبت کرنے والے کیوں بھول جاتے ہیں کہ اگر صبح ہوئی ہے تو دوپہر بھی قریب ہی ہے ، ایسی دوپہر کہ تپتے دنوں میں اندر کو جھلسا کر راکھ کر ڈالے گی،ایسی گرمی کہ جو ہماری تمام تر توانائیوں کو سلب کر لے گی ہم سے ہمارا غرور چھین لے گی،بالکل ایسے ہی محبوب دھوکہ دے یا چھوڑ کر چلا جائے ، دھوکہ دینے والے اور جھوٹ بولنے والے کبھی محبت نہیں کرتے صرف وقت گزاری کرتے ہیں،یا زمانے کی رسموں کے سامنے مجبور ہو جاتے ہیں تو یو ں ہی لگتا ہے کہ جیسے ہم تپتی دوپہر میں بنا سائبان کے کسی سڑک کے کنارے بیٹھے ہوئے بھکاری ہیں، اور یہ دوپہر کبھی ختم نہیں ہوگی ، ہماری فریاد ، ہمارا رونا بلکنا کبھی کام نہیں آئے گا ،پر ایسا نہیں ہوتا دوپہر بیت جاتی ہے ، شام آ جاتی ہے ، جھولی میں یادیں رہ جاتیں ہیں،دل کسی مسافر کی طرح ان یادوں کو لئے بھٹکتا ہے پر منزل کا کہیں پتا نہیں ہوتا ،اور پھر ہر روز کی طرح وہ دن گزر جاتا ہے ، رات اپنے پر پھیلاتی ہے ، پتا نہیں کیوں یہ رات اتنی مہربان کیوں ہوتی ہے، میٹھی میٹھی یادوں کی کسک میں رات کا اندھیرا دل کی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زمین کو ہولے ہولے سے کھرچتا رہتا ہے، تنہائی دل کے دروازے پر چپ چاپ بیٹھی رہتی ہے ، یوں لگتا ہے زندگی ٹھہر گئی ہو، پر ایسا نہیں ہوتا ،وقت کب کسی کا غلا م ہوتا ہے؟؟

یہ تو آتا ہے اور گزر جاتا ہے ، وقت کب یہ کسی کی پروا کرتا ہے

زندگی کی دن یوں ہی پورے ہوتے رہتے ہیں او ر آخرکارمحبت اپنے تمام تر، خوشگواریت، ویرانی، تنہائی اور یادوں کے ساتھ دل کے نہاں خانوں میں دفن ہو جاتی ہے۔۔یہی وجہ ہے کہ محبت شروع تو ہو جاتی ہے لیکن پوری طرح پروان نہیں چڑھ پاتی۔لیکن جہاں محبت اصلی محبت کی شکل میں ہوتی ہے وہاں نہ صرف پروان چڑھتی ہے بلکہ دن دوگنی اور''رات'' چوگنی ترقی بھی کرتی ہے،محبت زندان نہیں ہوتی' حوالات نہیں ہوتی' جیل نہیں ہوتی' بند کمرہ نہیں ہوتی' کال کوٹھڑی نہیں ہوتی،محبت تو تاحد نظر ایک کھلا میدان ہوتی ہے جہاں کوئی جنگلے' کوئی خاردار تاریں اور کوئی بلند دیواریں نہیں ہوتیں۔۔

کسی کا خود بخود دل میں سما جانے کا نام محبتِ ہے

کسی سے محبت جتانے کی خواہش ہوّس کے تابع ہوتی ہے

محبتِ میں عاشق کو بے بسی کا احساس ہوتا ہے

ہوّس میں دوسرے کو بے بس کرنے کی خواہش ہوتی ہے

محبتِ میں خود کسی کا ہو جانے کا ارمان ہوتا ہے

ہوّس میں کسی کو اپنانے کا پسِ منظر ہوتا ہے

محبتِ کا آغاز محبوب کے دل سے ہوتا ہے گو عاشق سمجھتا ہے کہ اُسے محبوب سے عشق ہو گیا ہے

جب کسی پر محبت مسلّط کی جائے تو اس کی بنیاد ہوّس ہوتی ہے

محبتِ میں عاشق نفع نقصان سے لاتعلق ہوتا ہے

فایدہ یا حصول کی طلب ہوّس کا نتیجہ ہوتی ہے

محبت جنسی خواہش سے مبرّا اور پاکیزہ ہوتی ہے

ہوّس جنسی تعلق یا خواہش بیدار کرتی ہے

قرآن محبت کا سبق دیتا ہے اور شیطان ہوّس کا

محبت قید نہیں آزادی ہے۔۔جسمانی تعلق آزاد نہیں رہنے دیتا؟۔۔محبت روحانی ہے

جسمانی تعلق محبت نہیں فطری تقاضا ہے

بدصورت ناپسندیدہ ہستیوں کیساتھ بھی جنسی تعلق کرسکتے ہیں جب جذبات حاوی ہوجائیں مگر محبت نہیں کرسکتے جب تک روح کا اشارہ نہ ہو۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور محبت توحدوں کے تعین کا نام ہے جو حد سے تجاوز کر جائے وُہ حوس ہے۔۔.

صنفِ نازک حواکی بیٹی، گلاب کی ایک شگفتہ کلی ہے۔۔ اور مرد اُس پھول کو کبھی چُنتا جس کا رس وُہ چکھ چُکا ہوں پھر بھلے ہی وہ نایاب ہی کیوں نہ ہو وُہ خار دار جھاڑیاں چن لے گا مگر اُس عورت کو نہیں۔۔

.اور یہ بات بہت کچھ گنوا کر مناہل نے جانی تھی۔۔

تپتی زمیں پر آنسوؤں کے پیار کی صورت ہوتی ہیں

چاہتوں کی صورت ہوتی ہیں

بیٹیاں خوبصورت ہوتی ہیں

دل کے زخم مٹانے کو

آنگن میں اتری بوندوں کی طرح ہوتی ہیں

بیٹیاں پھولوں کی طرح ہوتی ہیں

نامہرباں دھوپ میں سایہ دیتی

نرم ہتھیلیوں کی طرح ہوتی ہیں

بیٹیاں تتلیوں کی طرح ہوتی ہیں

چڑیوں کی طرح ہوتی ہیں

تنہا اداس سفر میں رنگ بھرتی

رداؤں جیسی ہوتی ہیں

بیٹیاں چھاؤں جیسی ہوتی ہیں

کبھی بلا سکیں، کبھی چھپا سکیں

بیٹیاں اَن کہی صداؤں جیسی ہوتی ہیں

کبھی جھکا سکیں، کبھی مٹا سکیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹیاں اناؤں جیسی ہوتی ہیں

کبھی ہنسا سکیں، کبھی رلا سکیں

کبھی سنوار سکیں، کبھی اجاڑ سکیں

بیٹیاں تو تعبیر مانگتی دعاؤں جیسی ہوتی ہیں

حد سے مہرباں، بیاں سے اچھی

بیٹیاں وفاؤں جیسی ہوتی ہیں۔۔

❤ختم شدہ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپناناول۔ناولٹ۔افسانہ۔کالم۔آرٹیکل۔شاعری۔ پوسٹ کرواناچاہیں تواردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریرایک ہفتے کے اندراندر ویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئےاوپر دیئے گئےرابطے کے ذرائع کااستعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین